امام خمینیؒ اور ولایت فقیہ

درخشاں فاطمہ رضوی ہلوری

امام خمینیؒ اسلامی دنیا کے عظیم مفکر اور مرجع وقت تھے ۔انہوں نے عمل کی منزل میں اپنے نظریات و عقائد کو معاشرہ میں پھیلایا۔ان کے نظریات میں حقیقی اسلام کا جلوہ ہے۔ ان کی نظر میں کائنات کا ہر ذرہ خدا اور رسولؐ کی ولایت کے تحت ہے اور دنیا میں ظاہری حکومت رسولؐ خدا کی ولایت کا ایک جزو ہے۔

امام خمینیؒ نے عوام الناس کے استفادہ کے لیے اپنی گرانقدر کتاب ''ولایت فقیہ''میں ولایت فقیہ کے بنیادی اسباب وعوامل اور لازمی عناصر کی طرف نشاندہی کی ہے اور اسکی اہمیت و ضرورت پر زور دیاہے ۔ان کے اکثر خصوصی بیانات و اہم پیغامات ولایت فقیہ کے سلسلے میں صادر ہوتے رہے۔امام خمینیؒ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے اندر ولایت فقیہ کے سلسلے میں، معاشرے کے تمام طبقوں ،جماعتوں اور گروہوں کے درمیان مستحکم طور پرولایت فقیہ کو کامیابی کی راہ میں پہلا قدم مانتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے خطبوں اور بیانوں میں دینی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں سے وابستہ لوگوں کے درمیان،ساتھ ہی ساتھ وہ علماء اور عوام ، انتظامی و فوجی جماعت اور عوام، حکومت اور پارلیمنٹ ،عدلیہ و انتظامیہ اداروں کے درمیان ،زمینی اور ہوائی افواج کے درمیان اور مختلف النوع قومی تنظیموں کے درمیان ولایت فقیہ پر بہت زور دیا کرتے تھے۔اپنی اس بات کی تائید کے لیے ولایت فقیہ کے سلسلے میں ''صحیفہ امام''اور'' ولایت فقیہ'' سے چند اقتباس پیش کیے جارہے ہیں :

> ''ولایت فقیہ کا قضیہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ماہر فقہاء کی کونسل نے ایجاد کیا ہو بلکہ ولایت فقیہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے خداوند عالم نے مقرر فرمایا ہے جو کہ رسولؐ اسلام ہی کی ولایت ہے۔''[۱]

> ''فقہاء کی کونسل میں جیسے ہی ولایت فقیہ کے متعلق بات ہوئی

تو مخالفت شروع ہوگئی۔ ابھی چند دن قبل وہ لوگ جو اسلام سے نا آشنا ہیں اور اسلام کے مخالف ہیں وہ کہنے لگے کہ فقہاء کی کونسل ختم ہونی چاہیے ۔اس بات پر دیگر لوگوں نے بھی تالیاں بجائیں، یا ایسا ظاہر کیا کہ یہ فقہاء کی کونسل سے ڈرتے ہیں ، کیونکہ فقہاء کی کونسل ولایت فقیہ کو ثابت کرنا چاہتی ہے ۔فقہاء کی کونسل اس چیز کو معین کرنا چاہتی ہے جس کا خدا حکم فرماتا ہے اور یہ اس سے ڈرتے ہیں ، یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر ولایت فقیہ قائم ہوگئی تو زور زبردستی کا مسئلہ پیش آئے گا اور ڈکٹیٹر شپ قائم ہو جائے گی جبکہ اسلام میں اس طرح کی باتیں نہیں ہیں ... انھیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ جب تک یہ محراب ،منبر، علماء، و ذاکرین، اسلام ومسلمان ہیں اس وقت تک یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ انھیں یہ جان لینا چاہیے کہ یہ گذشتہ استعماری طاقتوں کی غلامی کر رہے ہیں ۔اگر تجاہل عارفانہ کے باعث کرتے ہیں تو خائن ہیں اور اگر لاعلمی میں کرتے ہیں تو پھر جاہل ہیں۔'' ۲

اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کے درمیان اختلاف کو بڑھاوا دے رہی ہے ۔ایسے حالات میں اسلامی سماج کی ترقی اس وقت تک حاصل نہ ہو سکے گی جب تک مسلمانوں کے درمیان ولایت فقیہ کے بنیادی اصولوں کو پہلے سے زیادہ مستحکم نہیں کرلیا جائے گا۔اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اسلامی حکومتوں کے درمیان باہمی تعاون کا ماحول پیدا کرنا ہوگا تاکہ اسلامی موقف کو مزید پایداری حاصل ہو سکے۔آج جبکہ امریکی سازش نے تمام عالم کے مسلمانوں کے چہرے کو مشکوک بنا رکھا ہے اور عالم اسلام میں انتشار کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے ۔ایسی صورت میں ولایت فقیہ کے متعلق امام خمینیؒ کے یہ ارشادات کس قدر بامعنی اور عین حالات کے مطابق نظر آتے ہیں:

''یہ جو کہتے ہیں کہ اگر ولایت فقیہ نافذ ہوجائے تو ڈکٹیٹر شپ آجائے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ولایت فقیہ کے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔ ولایت فقیہ اس وجہ سے نہیں ہونی چاہیے،

کیونکہ حکومت ملت کی ہونی چاہیے، یہ ولایت فقیہ کو نہیں جانتے، ولایت فقیہ ڈکٹیٹر شپ کو روکنا چاہتی ہے، نہ کی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنا چاہتی ہے، یہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں رکاوٹ نہ لگ جائے، ولایت فقیہ چوروں کو روکنا چاہتی ہے ،اگر صدر کو فقیہ انتخاب کرے اور اس شخص کا انتخاب کرے جو اسلام سے آشنا ہو، اسلام کا درد رکھتا ہو، ایسی صورت میں فقیہ،منتخب صدر کو کوئی غلط کام نہیں کرنے دے گا۔ لیکن اگر مغربی صدر ہو اور اس کو سارا اختیار دے دیا جائے تو انہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔اور کوئی اعتراض بھی نہیں کریں گے ۔،لیکن اگر ایک فقیہ ہو کہ جس نے اپنی عمر کا ایک طولانی حصہ اسلام کی خدمت میں گزارا ہے اور اسلام کا ہمدرد ہے، اور اس نے جو شرائط مقرر کیے ہیں ان کی بدولت ایک لفظ تک کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا ہے تو یہ اعتراض کرتے ہیں۔اسلام قانون کا دین ہے پیغمبر اسلام بھی قانون کے خلاف عمل نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی کیا۔خداوند عالم پیغمبر اسلامؐ سے فرماتا ہے کہ اگر ایک بات بھی خلاف حق کہی تو گردن قلم کر دی جائے گی۔[۳] (سورۂ الحاقہ ،آیت ۴۴،کی طرف اشارہ ہے۔) خدا کا حکم ہے کہ حکم خدا کے سوا کسی کو حکومت کا حق حاصل نہیں ہے ، نہ فقیہ کو ،نہ غیر فقیہ کو،سب قانون کے دائرے میں عمل کرتے ہیں،فقیہ اور غیر فقیہ سب قانون کا اجراء کرتے ہیں۔فقیہ اس بات کی نگرانی کرتا ہے کہ یہ قانون کا اجراء کریں خلاف ورزی نہ کریں نہ یہ کہ خود حکومت کرنا چاہتا ہے ،بلکہ چند دنوں کے بعد طاغوتی اور ڈکٹیٹر شپ اختیار کر لینے والی حکومتوں کو ایسا کرنے سے روکنا چاہتا ہے۔''[۴]

جب نئے آئین کی تدوین کی بات آئی تو امام خمینیؒ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں رائج مختلف

آئین کو نمونہ بنانے کے بجائے فلسفۂ ولایت فقیہ کی بنیاد پر اسلامی جمہوریہ ایران کے لیے ایسے آئین کی تشکیل کی جائے جو قرآنی تعلیمات اور سیرت رسولؐ کے مطابق ہو کیونکہ اسلامی نظام حکومت میں حاکمیت مطلق تو صرف پروردگار عالم کو حاصل ہے البتہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مشاورتی اسمبلی کی تشکیل اور اجتہادی تگ و دو کے سایہ میں الٰہی قانون کے نفاذ کی راہیں ہموار کی جا سکتی ہیں۔اس نظام میں ترقی کا معیار فقط مادی ترقی ہرگز نہیں ہے بلکہ اس نظام میں خداوند عالم کی رضا وخوشنودی کو ترقی کی معراج قرار دیا گیا ہے۔

ان کے ارشادات و خیالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے درد دل کو پوری امت مسلمہ میں منتقل کرنا چاہتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اسلامی انقلاب کے حوالے سے زندگی کے تمام شعبوں میں نمایاں تبدیلی لانے کی کوشش کی۔امام خمینیؒ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ الٰہی اور اسلامی تعلیمات کی بحالی جیسے سفارتی مشن کو پورا کرنے میں گزار دیا۔ ابتدائی مرحلہ میں انھوں نے مغربی تہذیب کی رعنائیوں میں ڈوبی ہوئی ملت اسلامیہ ایران کو اس حدتک بیدار کردیا کہ ملک کے گوشہ و کنار اور کوچہ و بازار سے اسلام پسندی کی آواز ابھرنے لگی۔

اکثر مبصرین ولایت فقیہ کے فلسفے اور اس کی بنیادوں کے ادراک اور اس کے ظہور کے اسباب وعلل نہ جاننے کے بجائے اس کی کیفیت اور اس کے سیاسی اور اقتصادی حالات کے متعلق پورا زور صرف کر رہے ہیں جبکہ ولایت فقیہ کے بنیادی فلسفے کا ادراک،حکومت اسلامی یا ولایت فقیہ کی پیش رفت اور اس کی حفاظت کے لیے بہترطور پر کردار ادا کرسکتا ہے۔اس کے لیے یہی ایک راستہ ہے کہ امام خمینیؒ کے انقلابی افکار کے عرفانی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔امام خمینیؒ کے مکتوبات اور بیانات میں بکثرت ایسے شواہد موجود ہیں جن سے ولایت فقیہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

> ''انہیں بالکل معلوم ہی نہیں ہے کہ ولایت فقیہ کا قضیہ کیا ہے،اس بارے میں غور وفکر ہی نہیں کرتے کہ ولایت فقیہ کیا ہے؟ غور وفکرنہیں کرتے ،بیٹھ کر کہتے ہیں کہ اگر ولایت فقیہ قائم ہوگئی تو ڈکٹیٹر شپ قائم ہو جائے گی، ایسا ہو جائے گا ،ویسا ہو جائے گا! کیا حضرت علیؑ جو کہ ولی امر مسلمین تھے ڈکٹیٹر تھے؟ پیغمبرؐ کہ جو

ولایت فقیہ رکھتے تھے ڈکٹیٹر تھے؟ کہہ دیں کہ پیغمبرؐ کے لیے ولایت نہیں ہے۔پیغمبرؐ بھی دوسرے لوگوں کی طرح ہیں، ان کی جانب سے ایسا کہا جانا بعید نہیں ہے ،مگر کہنے کی جرأت نہیں کرتے۔ڈکٹیٹر شپ کیا ہے؟ اسلام میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہے ۔ اسلام تو ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرتا ہے ۔اگر فقیہ ڈکٹیٹر شپ کرنا چاہے تو اسلام اس کو ولایت سے ساقط کر دیتا ہے ، پھر یہ کس طرح کہتے ہیں کہ اسلام ڈکٹیٹر شپ ہے۔ اس طرح کی باتیں کیوں کر رہے ہیں ۔اگر علم نہیں ہے تو پھر ایک نابلد و نادان انسان کوئی بات کیوں کہتا ہے ؟ خواہ مخواہ بغیر سوچے سمجھے کہ مسئلہ کیا ہے، آئے اور اس طرح کے مسائل بیان کرے۔'' ۵؎

اسی طرح ایک جگہ ولایت فقیہ کی تاریخ کے متعلق روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''آپ کو نہیں معلوم ہے کہ ولایت فقیہ کیا ہے اسی وجہ سے کہتے ہو کہ ہمارے یہاں ولایت فقیہ نہیں ہے، ولایت فقیہ روز اول سے اب تک رہی ہے، زمانہ رسولؐ سے اب تک رہی ہے، یہ کیا بات کہتے ہیں ؟ یہ افراد فقہ کو نہیں جانتے ، مسائل سے مطلع نہیں ہیں۔'' ۶؎

''جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جو ولایت رسولؐ اسلام اور ائمہؑ کے پاس تھی ، وہی غیبت کے بعد فقیہ عادل کے پاس ہے تو کوئی یہ خیال نہ کرے کہ فقہاء کا وہی مقام و مرتبہ ہے جو ائمہؑ اور رسولؐ خدا کا تھا۔یہاں مقام و مرتبہ کی بحث نہیں ہے بلکہ فرض کی ہے ، نہ کہ اس سے کسی کو غیر معمولی مقام و مرتبہ مل جاتا ہے اور عام انسانوں کی حد و مرتبہ سے بلند ہو جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ جو'' ولایت'' محل بحث ہے اس کا مطلب ہے حکومت و قانون کا اجراء اور اس کی دیکھ بھال ،بہت سے افراد کے تصور و

خیال کے برخلاف یہ کوئی مقام و منزلت نہیں بلکہ ایک اہم فرض ہے ... ولایت فقیہ عقلائی اور اعتباری امور میں سے ہے اور اعتبار اور قرارداد کے سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔جیسے بچوں کے لیے ولی و سرپرست کا اعتبار وجعل کیا جاتا ہے۔ ... اگر حکومت کی تشکیل ممکن نہ ہو تب بھی ولایت ساقط نہیں ہوتی۔ کیونکہ فقہاء خدا کی طرف سے منصوب ہیں۔'' ۷

''اسلام ہر فقیہ کو ولی قرار نہیں دیتا بلکہ جو علم وعمل رکھتا ہے ،اور جس کا طرز عمل اسلام کے مطابق ہے۔جس کی سیاست اسلام کی سیاست ہے اسے ولی قرار دیتا ہے۔یہ اس بنا پر ہے کہ ایک شخص جس کی پوری عمر اسلام اور مسائل اسلام میں گزر گئی اور غلط آدمی بھی نہیں ہے اسے چاہیے کہ ان امور کی نگرانی کرے اور ایسا نہ ہونے دے کہ جس کا جو جی چاہے کرتا پھرے۔'' ۸

''جو شخص یہ چاہے کہ اس اہم منصب پر فائز ہو،حضرت علیؑ کا نائب اور ولی امر مسلمین ہو،لوگوں کی جان ،مال ،عزت اور مال غنیمت و حدود وغیرہ پر اس کا اختیار ہو ،تو ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ پاک و منزہ ہو اور دنیا طلب نہ ہو۔جو شخص دنیا کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے ،خواہ وہ مباح ہی کیوں نہ ہو،ایسا شخص اللہ کا ضامن بندہ نہیں ہے اور مورد اطمینان نہیں ہے ،کیونکہ جو فقیہ ظالم و طاغوت کی حکومت میں شامل ہوجائے اور درباری ملاّ ہو اور ان کے حکم کی اطاعت کرے وہ الٰہی امانت دار نہیں ہو سکتا۔'' ۹

ولایت فقیہ کے نظریہ کو امام خمینیؒ نے نجف اشرف میں قیا م کے دوران درس خارج کے طلبہ کے سامنے پیش کیا۔اس سے پہلے شیخ مفید،ابن ادریس ، احمد بن محمد مہدی بن ابی ذر نراقی ، میرزا حسین بن عبد الرحیم نائینی نجفی، شیخ بروجردی وغیرہ اپنے نظریات پیش کر چکے ہیں۔امام خمینیؒ نے

ولایت فقیہ کے نظریہ کو علمائے سابق سے کہیں زیادہ واضح و مدلل تشریح و توضیح کے ساتھ پیش کیا ہے۔مذکورہ اقتباسات سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ امام خمینیؒ ولایت فقیہ کے سلسلے میں اپنی بحث کا آغاز اسلام کے لیے حکومت کی ضرورت کے عنوان سے کرتے ہیں اور اس سلسلے میں یہ استدلال کرتے ہیں کہ نماز روزہ اور مختلف عبادات پر عمل بغیر حکومت کے انجام پا سکتا ہے لیکن اسلام صرف چند عبادات کا نام نہیں ہے بلکہ ایک مستقل نظام حیات ہے، اس میں میراث، جرائم کی سزا، قصاص اور دیت کے احکام، بیع و شرا کے اُصول بھی ہیں اور فریقین کے درمیان نزاع و جھگڑے کی صورت میں شہادت و قضاوت کے احکام بھی موجود ہیں۔ یہ سارے احکام بغیر قدرت و طاقت کے انجام نہیں پا سکتے۔ اس بنا پر لازم ہے کہ ایک ایسی حکومت ہو جو اسلامی احکامات کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔حکومت سے انکار کا مطلب شریعت اسلامیہ کے ایک بڑے حصے کو معطل کردینے کے مترادف ہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامی احکامات کو نافذ کرنے کے لیے اولاً حکومت کا قیام عمل میں لائے۔

امام خمینیؒ کے نزدیک ولی فقیہ کو ہر وہ اختیار حاصل ہے جن کی ضرورت حکومت اسلامی کو عملی شکل دینے کے لیے ضروری ہے۔بعض لوگ ولایت فقیہ کو اس حد تک قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں،مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ولی فقیہ کو شریعت اسلامیہ میں ردّ و بدل کا حق حاصل نہیں ہے۔ ولی فقیہ شریعت کے دائرے میں رہ کر کام کرنے پر مجبور ہے۔ امام خمینیؒ ولایت فقیہ کو فقہاء کا حق نہیں بلکہ ایک ذمہ داری اور فریضہ تصور کرتے تھے۔امام خمینیؒ کی نظر میں سب سے بڑی پریشانی امت اسلامیہ عالم کی بے سروسامانی اور عالم اسلام کی حقائق سے دوری و علاحدگی رہی ہے، اسی وجہ سے انھوں نے متعدد بار اپنے پیغامات اور عوام و اسلامی ممالک کے سربراہوں سے ملاقات و گفتگو کے دوران اپنے خطبات و ارشادات میں عالم اسلام کے اہم مسائل و معاملات کی نشاندہی بھی فرمائی ہے۔

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ امام خمینیؒ نے اپنی تحریک کی بنیاد ہی ''وحدت و اتحاد مسلمین'' پر استوار کی۔آپ نے عالم اسلام کی سربلندی اور سپر طاقتوں کے چنگل سے انہیں آزاد کرانے کے لیے نہ صرف خدا پر مکمل بھروسہ اور توکل کی دعوت دی بلکہ ہر گام پر الٰہی غیبی امداد پر بھروسہ کرکے عملی اعتبار سے یہ ثابت کر دیا کہ جو شخص مالک حقیقی پر اعتماد کرتا ہے اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

حکومت اسلامی کی کامیابی پر استعماری طاقتیں اتنا بدحواس ہوگئیں کہ انہیں اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوجھا کہ علاقہ اور دنیا کے لوگوں کو یہ باور کرادیا جائے کہ اگر حکومت اسلامی کا تجربہ ایران

میں کامیابی سے ہمکنار ہوگیا تو پھر آس پاس کے ممالک کیا! دور دراز علاقوں میں بھی یہ تحریک جڑ پکڑ لے گی۔اور موجودہ قیادتیں جو صد فی صد استعماری طاقتوں پر منحصر ہیں اپنا وجود کھو بیٹھیں گی۔لہٰذا اس کی روک تھام ضروری ہے ۔اسی سبب سے ایران و عراق کی جنگ وجود میں آئی ۔۸/سال کی اس جنگ میں باطل قوتوں کو منھ کی کھانی پڑی ۔

انقلاب اسلامی کی اسی قیادت کی بنا پر تاریخ اسلام میں پہلی بار ولایت فقیہ کی اساس پر ایک اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا ، اور اس کا سہرا امام امت ہی کے سر ہے اور رہے گا۔ عادل امام اور ولایت فقیہ کی بنیاد پر ایک حکومت کی تاسیس میں نہ صرف یہ کہ انقلاب اسلامی ایران کو فتح و ظفر سے ہمکنار کرنے والے ان شہیدوں کا خون بہا ہے جنہوں نے اس انقلاب کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ یہ چیز ان تمام شہیدوں کے خون کا ثمر بھی ہے ۔امام خمینیؒ نے متعدد بار انقلاب کی سرعت سے کامیابی کے لیے جو مژدہ سنایا تھا وہ کسی مصلحت اور عدم شناخت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ امام خمینیؒ کو اللہ پر جو مکمل بھروسہ اور ایمان تھا اس کی وجہ سے جب ایرانی مسلمان عوام نے مکمل طور پر اپنے قائد پر اعتماد کیا اور اپنے قائد کی طرح اللہ پر ایمان کامل اور بھروسہ کرنے کے ذریعے میدان عمل میں آئے تو ان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ پیکر صداقت میں ڈھلتا گیایعنی انقلاب اسلامی نے اپنے طبعی اور تکاملی مراحل کو ایک استثنائی سرعت کے ساتھ جس کی بنیاد اس انقلاب کی نظریاتی اور قیادت کی وحدت تھی۔ اس کے ذریعے ظلم و استبداد کی بنیادوں پر استوار شاہی حکومت کو نیست و نابود کرکے رکھ دیا۔ چنانچہ اس حقیقت کے مدنظر یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ امام خمینیؒ نے بغیر کسی وجہ کے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا انقلاب ایک معجزہ ہے ۔ یہ معجزہ نہیں تو اور کیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے کمسن بچے ہوں یا بوڑھے اور ضعیف مرد ، یا پھر ہسپتالوں میں بستر بیماری پر لیٹے ہوئے بیمار افراد سب نے مل کر اسلام کے لیے آواز بلند کی؟ اسلامی ملک ایران میں وقوع پذیر ہونے والا یہی معجزہ ہے کہ جس کی وجہ سے اس انقلاب نے ایسی بڑی طاقتوں پر فتح و کامیابی حاصل کی جن کے خلاف کامیابی اور فتح کے بارے میں عالم خواب میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا ؟ اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی وجہ سے امام خمینیؒ نے متعدد مقامات پر اس انقلاب اسلامی کے لیے لفظ معجزہ کا استعمال کیا ہے ۔

حوالے:

۱۔صحیفہ امام ،ج/۱۰ ص۳۰۸

۲۔صحیفہ امام ،ج۱۰،ص۳۰۷

۳۔سورۂ الحاقہ ،آیت ۴۴،کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔صحیفہ امام ،ج/۱۰،ص ۴۵۲

۵۔صحیفہ امام، ج/۱۰،ص ۴۱۰

۶۔صحیفہ امام، ج/۱۰،ص ۳۵۴

۷۔ولایت فقیہ،ص ۵۱ و ۵۳

۸۔صحیفہ امام، ج/۱۰،ص ۷۲

۹۔ولایت فقیہ،ص ۱۴۶